آم کی پیداوار

آم کی پیداوار میں اضافہ کرنے کا موثر اور سستا طریقہ

زراعت اردو کتابچہ



آم کی کاشت

پھلوں میں آم کو غذائیت اور لذت کے لحاظ سے ایک منفرد مقام حاصل ہے اسی بناء پر اس کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ یہ پھل پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً انڈیا، چائنا، انڈونیشیا، آسٹریلیا، برازیل اور امریکہ وغیرہ میں بھی کاشت ہوتا ہے مگر پاکستانی آم اپنے مخصوص ذائقہ کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہے۔ اس پھل میں وٹامن سی اور اے وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں پھلوں کی پیداوار میں آم کو امتیازی مقام حاصل ہے اور اس کی برآمد سے کافی زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔

پاکستان میں اس وقت تقریباً 3 لاکھ 87 ہزار ایکڑ رقبہ پر آم کے باغات ہیں اور مجموعی اوسط پیداوار تقریباً 18 لاکھ ٹن ہے۔ ہمارے ہاں آم کی اوسط پیداوار تقریباً 105 من فی ایکڑ ہے جس میں گذشتہ کچھ سالوں سے ٹھراؤ آ گیا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں مگر فوجی فرٹیلائزر کمپنی کے باغات پر تجربات اور مشاہدات سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ اگر مناسب اقسام کی کاشت، حسب ضرورت آبپاشی، بروقت غذائی اجزاء کی فراہمی، شاخ تراشی، مناسب اور بروقت تحفظ نباتات جیسے چند بنیادی کاشتی امور پر عمل کیا جائے تو باغات کی فی ایکڑ پیداوار میں نہ صرف اضافہ کی کافی گنجائش ہے بلکہ پھل کی کوالٹی کو مزید عمدہ بنا کر آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم یہاں پر ان اہم عوامل کا ذکر کریں گے جن کو اپنا کر باغات کی درست نگہداشت کی جائے تو آم کی پیداوار اور معیار میں بہتری لا کر آمدن میں یقیناً اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

زمین کا انتخاب

آم کلراٹھی اور ریتلی زمینوں کے علاوہ تمام اقسام کی زمینوں میں کاشت کیا جاسکتا ہے مگر بہتر پیداوار کے لیے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہت اچھا ہو مناسب ہے۔ آم کی جڑیں تقریباً 15 سے 20 فٹ گہرائی تک جاتی ہیں مگر 5-7 فٹ گہرائی انتہائی اہم ہے۔ تاہم خوراکی اجزاء حاصل کرنے کا زیادہ موثر نظام صرف اوپر والی 2 فٹ زمین میں موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا باغ لگانے سے قبل کھیت میں مختلف گہرائیوں سے مٹی کے نمونے لے کر ان کا لیبارٹری میں تجزیہ ضرور کروانا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ایسی زمین کا انتخاب کیا جائے جہاں تقریباً 6 فٹ کی گہرائی تک ریت کنکر یا سخت تہہ نہ ہو۔ بہت زیادہ زرخیز اور انتہائی ریتلی زمینوں میں پودوں کی بڑھوتری زیادہ اور پھل کی پیداوار بہت کم ہوتی ہے۔ ایسی زمینوں پر جدید پیداواری ٹیکنالوجی کو اختیار کرتے ہوئے بہت اچھی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے مگر روایتی کاشتکاری سے ان زمینوں سے آم کی اچھی پیداوار حاصل کرنا مشکل ہے۔



داغ بیل

آم کا باغ لگانے کے دو طریقے رائج ہیں مربع نما اور مستطیل نما مگر مربع نما طریقہ زیادہ مقبول ہے۔ اس طریقہ میں پودے مربع کے کونوں پر لگائے جاتے ہیں اور پودوں اور لائنوں کا درمیانی فاصلہ برابر ہوتا ہے جس سے پودوں کے درمیان زیادہ جگہ ہونے کی وجہ سے باغ میں ہل چلانا آسان ہے علاوہ ازیں دیگر کاشتی امور بھی با آسانی سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔

پودے لگانا

آم کے پودے موسم بہار یعنی فروری، مارچ اور موسم برسات یعنی اگست، ستمبر میں لگائے جاتے ہیں۔ موسم بہار میں لگائے گئے پودے زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ موسم بہار میں پودے نئی پھوٹ شروع ہونے سے قبل اور موسم خزاں میں آخر موسم میں پودے لگانا زیادہ بہتر ہے۔ باغ کی داغ بیل کا کام پودے لگانے سے دو ماہ قبل مکمل کر لینا چاہیے۔



پودوں کی جگہ کی نشاندہی کرنے کے بعد 3x3x3 فٹ کے گڑھے پلانٹنگ بورڈ رکھ کر گڑھے کے آگے اور پیچھے نشان لگا کر کھودے جائیں۔ گڑھے کھودتے وقت اوپر کی ایک فٹ مٹی کی تہہ ایک طرف علیحدہ رکھ لیں اور بقیہ نچلی دو فٹ والی مٹی کھیت میں بکھیر دیں۔ اس کے بعد 15 سے 20 دن تک گڑھوں کو کھلا رکھا جائے تاکہ دھوپ لگنے سے نقصان دہ کیڑے اور جراثیم مر جائیں پھر اوپر والی ایک فٹ مٹی، ایک حصہ بھل اور ایک حصہ گلی سڑی گوبر کی کھاد کو آپس میں اچھی طرح ملا کر گڑھا بھر دیا جائے۔ گڑھوں کو بھرتے وقت اُن کی سطح کو زمین سے 3 سے 4 انچ اوپر رکھا جائے تاکہ پانی

لگانے کے بعد گڑھا زمین کی سطح سے نیچے نہ ہو جائے۔ وتر آنے پر گڑھوں کے درمیان میں پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودے لگا دیں اور پودے کے چاروں اطراف والی مٹی کو اچھی طرح دبا دیں۔ وتر آنے پر دراڑوں کو کھرپی سے گوڈی کر کے بند کر دیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دیسی سٹاک پر پیوند شدہ صحیح اقسام کے صحتمند، مناسب عمر اور قد کے پودے منتخب کیئے جائیں۔ درمیانے قد کے پودوں کا انتخاب زیادہ بہتر ہے کیونکہ بڑے پودوں کے سوکھنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ پیوند کے بعد پودے کی عمر 1 - $1\frac{1}{2}$ سال ہونی چاہیے۔ آم کی کاشت کے لیے مختلف اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے 30 سے 40 فٹ کا فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح ایک ایکڑ میں 27 سے 48 پودے لگائے جاتے ہیں۔ ہمیشہ ایک سے زیادہ اقسام کاشت کریں اور ہر قسم کو الگ الگ پلاٹ میں لگائیں۔

آم کی سفارش کردہ اقسام

1- مالدہ	2- سندھڑی	3- آمن دسہری
4- لنگڑا بنارسی	5- انور رٹول	6- ثمر بہشت (چونسہ)
7- فجری	8- چونسہ سفید (لیٹ)	9- رٹول نمبر 12
10- بیگن پالی	11- سوارناریکا	12- نیلم
13- زعفران	14- گلاب خاص	15- صالحے بھائی

پنجاب میں پہلی 9 اقسام کی سفارش کی جاتی ہے جبکہ سندھ میں تمام اقسام کاشت کی جاسکتی ہیں۔ تاہم سندھ کی اگیتی اقسام اور پنجاب کی پچھیتی اقسام زیادہ منافع بخش ہیں۔

کھادوں کا متناسب استعمال

کھادوں کے استعمال سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے زمین اور پتوں کا تجزیہ کروانا انتہائی ضروری ہے تاکہ طبعی و کیمیائی خواص کی روشنی میں غذائی ضروریات کا پتہ لگایا جاسکے۔ آپ ہمارے زرعی ماہرین یا قریبی سونا ڈیلر سے رابطہ کر کے فوجی فرٹیلائزر کمپنی کی جدید لیبارٹریوں سے تجزیہ کی مفت سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔ کھادوں کی مقدار کا انحصار پودوں کی عمر، زمین کی زرخیزی، پیداواری ہدف اور آب و ہوا پر ہوتا ہے۔ پھل دار پودوں کو دوسری فصلوں کی نسبت خوراک کی زیادہ مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔ فوجی فرٹیلائزر کمپنی نے اپنی زمین اور پانی کے تجزیہ کی لیبارٹری میں آم کے باغات کے مخصوص علاقوں میں مٹی کے جو نمونہ جات ٹیسٹ کیے ہیں ان کے نتائج سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ باغات میں تقریباً



100 فیصد زمینوں میں نائیٹرجن اور 95 فیصد میں فاسفورس کی کمی ہے جبکہ 50 فیصد زمینوں میں پوٹاش درمیانی سطح پر یا کم مقدار میں ہے اس لیے ضروری ہے کہ زمین کی صحت اور طاقت بحال رکھنے کے لیے متناسب کھاد ڈالی جائے اور کاشتکاروں کو یہ سوچ بدلنی چاہیے کہ باغات میں کم کھاد ڈالنے سے وہ مسلسل اچھی پیداوار لے سکیں گے۔ نیز جن باغات میں اجزائے صغیرہ کی کمی ہو وہاں انکا استعمال زمین میں یا پودے پر اسپرے کی صورت میں کیا جائے۔

آم کے پھل کی ایک ٹن پیداوار لینے کے لیے پودے زمین سے تقریباً 6.4 کلوگرام نائیٹروجن، 1.6 کلوگرام فاسفورس اور 7 کلوگرام پوٹاش حاصل کرتے ہیں۔ عمومی طور پر باغات میں پوٹاش کا استعمال بہت کم ہے جبکہ غذائی ضروریات کے اعتبار سے پودوں کو پوٹاش کی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔ پوٹاش کی کھاد مناسب مقدار میں ڈالنے سے پھل وزنی اور خوش نما ہو جاتا ہے اور اُس میں مٹھاس بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگرچہ ہماری زمینوں میں پوٹاش کی مقدار نسبتاً بہتر ہے مگر اچھی پیداوار (کوالٹی اور وزن) حاصل کرنے کے لیے دوسری کھادوں کے ساتھ پوٹاش کا استعمال بہت ضروری ہے۔

عمومی سفارشات کی روشنی میں کھادیں مندرجہ ذیل جدول کے مطابق استعمال کریں۔

کھادوں کی مقدار (کلوگرام فی پودا سالانہ)

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد	سونا یوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس او پی	یا ایف ایف سی ایم او پی
پودے لگاتے ہوئے گڑھے میں		15 سے 20 گرام	----	----	----
1 سے 2 سال	----	0.2	0.1	0.1	0.08
3 سے 4 سال	15 سے 20	0.4 سے 0.6	0.3 سے 0.5	0.2 سے 0.3	0.1 سے 0.2
5 سے 9 سال	40 سے 50	1.5 سے 2.0	1.0 سے 1.5	0.75 سے 1.0	0.6 سے 0.9
10 سال سے زائد	80 سے 100	2.0 سے 3.0	1.5 سے 2.0	1.5 سے 2.0	1.4 سے 1.9



کھاد دینے کا وقت اور طریقہ

گوبر کی گلی سڑی کھاد پھول نکلنے سے دو ماہ قبل ڈالنی چاہیے تاکہ یہ پھول آنے سے قبل پودوں کو دستیاب حالت میں آجائے۔سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی کی آدھی مقدار اور 1/3 حصہ سونا یوریا پھول آنے سے تقریباً دو ہفتے پہلے جنوری کے آخر تک ڈالیں۔ بقیہ سونا یوریا اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی جب پھل مٹر کے دانے کے برابر ہو تو ڈالیں۔ اگر پھل توڑنے کے بعد پودے کمزور ہوں اور ان پر نئی منزلوں کی تعداد کم ہو تو گوبر کی گلی سڑی کھاد یا سونا یوریا کی کچھ مقدار (1/4 حصہ) موسم برسات میں ڈالیں۔ تاہم پنجاب میں دیر سے پکنے والی اقسام میں بعداز برداشت نائیٹروجن کھاد ڈالنا مناسب نہیں۔ ایسی اقسام کو نائیٹروجن کی پوری مقدار دو اقساط میں ہی ڈالیں۔



کیمیائی کھادیں ڈالنے سے قبل بذریعہ گوڈی یا جڑی بوٹی مار اسپرے باغ کو جڑی بوٹیوں سے اچھی طرح صاف کریں۔ کھاد پودے کے پھیلاؤ اور اس سے کچھ باہر تک بکھیریں اور گوڈی کر کے اچھی طرح زمین میں ملا کر دیں۔ ایک بات کا خیال رکھیں کہ تنے کے ارد گرد تقریباً 2 سے $2\frac{1}{2}$ فٹ تک کھاد نہ ڈالی جائے۔ کھاد ڈالنے کے فوراً بعد پانی لگا دیں۔

آم کے باغات میں کچھ اجزائے صغیرہ کی کمی بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اجزائے صغیرہ والی کھادوں کا استعمال کریں۔



اجزائے صغیرہ

اجزائے صغیرہ والی کھادیں	مقدار (گرام فی پودا)	طریقہ استعمال
سونا زنک	150 سے 200	تمام اجزائے صغیرہ والی کھادیں گوبر والی کھاد کے ساتھ یا مٹی میں ملا کر پودوں کے پھیلاؤ کے حساب سے زمین میں ملا دیں۔
سونا بوران	50 سے 100	
کاپر سلفیٹ	100 سے 150	
مینگانیز سلفیٹ	60 سے 100	
فیرس سلفیٹ	150 سے 200	

آبپاشی

آم کے باغات میں غیر موزوں فصلوں کی کاشت کی وجہ سے پانی کی کمی یا زیادتی عام ہے۔آم کے پودوں کیلئے پانی کی ضرورت کا انحصار ان کی عمر، قسم، نشوونما، زمین کی خاصیت اور موسمی حالات پر منحصر ہے۔اچھی پیداوار کے لئے آم کے باغات میں پھول بننے کے عمل سے لے کر پھل کی برداشت تک مناسب آبپاشی کو یقینی بنائیں۔پھل دار پودوں کو اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں پانی نہ دینا زیادہ مفید ہے۔اس سے درخت کی نباتاتی نشوونما بھی مناسب وقت پر ہوتی ہے اور بُور بھی زیادہ آتا ہے۔البتہ پھل بننے کے بعد آبپاشی میں کمی نقصان کا باعث بنتی ہے کیونکہ اس سے پھل کا کیرا زیادہ اور پھل کی جسامت بھی چھوٹی رہتی ہے۔آم کے لئے آبپاشی کی سفارشات درج ذیل ہیں۔

وقت	مہینہ	وقفہ آبپاشی
پھول نکلتے وقت	فروری۔مارچ (پنجاب)	بہت کم آبپاشی مہینہ میں ایک بار
پھول بننے سے بارشوں کے اوائل تک	اپریل۔آخر جون (پنجاب)	مہینہ میں کم از کم تین بار
موسم برسات	جولائی۔اگست	مہینہ میں ایک یا دو بار
موسم خزاں	ستمبر۔اکتوبر	آبپاشی نہ کریں
موسم سرما	نومبر۔جنوری	سردی سے بچاؤ کے لیے آبپاشی کریں
کہر کے ایام		کہر کے دنوں میں آبپاشی کریں



باغات میں فصلوں کی کاشت

باغ لگانے کے چند سال بعد تک پودے چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کی جڑوں کا نظام بھی محدود ہوتا ہے۔ پودوں اور قطاروں کے درمیان کافی جگہ خالی ہوتی ہے جہاں پر جڑی بوٹیاں اُگ آتی ہیں جو مختلف کیڑوں اور بیماریوں کی آماجگاہ بنتی ہیں۔ اس خالی جگہ کو فصلوں کی کاشت کے لئے استعمال کر کے اضافی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ باغ میں کاشت کے لئے فصل کا انتخاب ایک حساس کام ہے لہٰذا فصل کا انتخاب مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھ کر کریں۔

1 ۔ کوئی ایسی فصل جو باغ کو نقصان پہنچائے ہرگز کاشت نہ کریں۔

2 ۔ فصل کاشت کرتے وقت پودوں کے گرد اتنی جگہ خالی چھوڑیں کہ پودوں کو کھاد دینے، گوڈی اور اسپرے کرنے کے لئے رکاوٹ نہ ہو۔

3 ۔ ایسی فصلیں کاشت نہ کریں جن کو بہت زیادہ یا انتہائی کم پانی کی ضرورت ہو۔

4 ۔ فصلوں کو کاشت کرتے وقت پھلی دار فصلوں کو ترجیح دیں۔ بیلدار سبزیاں ہرگز کاشت نہ کریں۔

5 ۔ لمبے عرصے تک کھیت میں رہنے والی فصلیں (کماد) کاشت نہ کریں۔

6 ۔ لمبے قد والی فصلیں مثلاً جوار، کماد، اور مکئی وغیرہ کی کاشت سے گریز کریں۔

عموماً زرخیز زمین میں 6 سے 8 سال تک دوسری فصلیں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ تاہم اس عرصے کے بعد پودے بڑے ہو جاتے ہیں اور باغ میں کاشت ہونے والی فصلوں کی پیداوار کم ہونے کے ساتھ ساتھ آم کی پیداوار بھی متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا 8 سال کے بعد باغ میں کوئی بھی فصل کاشت نہ کریں۔

شاخ تراشی/کانٹ چھانٹ

شاخ تراشی/کانٹ چھانٹ کے عمل کو ہمارے کاشتکار بالکل ہی نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ شاخ تراشی/کانٹ چھانٹ پودوں کی صحت اور پیداوار بڑھانے کے لیے ایک اہم عمل ہے۔ شاخ تراشی/کانٹ چھانٹ ہر سال پھل توڑنے کے بعد کرنی چاہیے۔ بیماری سے متاثرہ، کیڑوں سے حملہ شدہ، سوکھی اور کمزور شاخیں کاٹ دیں۔ بٹور والی شاخوں کو کاٹ کر جلا دیں یا زمین میں دبا دیں۔ زمین پر لگنے والی شاخوں کو بھی کاٹیں کیونکہ یہ شاخیں نہ صرف آم کی گدھیڑی کو درخت پر چڑھنے میں مدد دیتی ہیں بلکہ گوڈی و ہل چلانے میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں۔ بیمار، سوکھی، بٹور والی اور کیڑوں سے متاثرہ شاخیں موافق موسم (برسات) میں بیماری کے جراثیم پھیلاتی ہیں اور باغات میں بیماریوں کے پھیلاؤ کا باعث بنتی ہیں لہٰذا سال میں ایک دفعہ شاخ تراشی/کانٹ چھانٹ اور بعد از شاخ تراشی پودے پر پھپھوندی کش زہر کا اسپرے ضرور کریں۔





نقصان دہ کیڑے اور ان کا انسداد

نام کیڑا	شناخت	نوعیت نقصان/ پہچان اور حملہ کا وقت	طریقہ انسداد
آم کا تیلہ	تیلہ کی دو اقسام ہوتی ہیں ایک بڑی اور دوسری چھوٹی۔ بڑی اقسام مخروطی شکل اور مٹیالے رنگ کی ہوتی ہیں جبکہ چھوٹی اقسام کے بچے رنگ میں زردی مائل اور زیادہ چست ہوتے ہیں	بالغ اور بچے دونوں آم کے پتوں، ٹہنیوں اور بور سے رس چوستے ہیں۔ کیڑا لیس دار مادہ خارج کرتا ہے جس پر بعد میں سیاہ رنگ کی پھپھوندی پیدا ہو جاتی ہے اور پتوں کا خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے	سپرا سائیڈ 150 سے 200 ملی لٹر یا طالستار 50 ملی لٹر یا اکتارا 12-10 WG گرام یا کونفیڈور 80 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر اسپرے کریں۔
آم کی گدھیڑی	بالغ مادہ بے پر اور چپٹی شکل کی ہوتی ہے جسم پر سفید سفوف سا ہوتا ہے نر بالغ پردار چاکلیٹی رنگ کا اور گھریلو مکھی سے چھوٹا ہوتا ہے	یہ کیڑے پتوں اور نرم شاخوں سے رس چوستے رہتے ہیں اور پودوں کو کمزور بنا دیتے ہیں	اوپر درج زہروں میں سے کسی ایک زہر کا استعمال کریں اور 15 دسمبر سے قبل درختوں کے تنوں پر زمین سے 3-4 فٹ کی اونچائی پر چپکنے یا پھسلنے والے رکاوٹی بند لگائیں
آم کے خولدار کیڑے یا اسکیلز تھرپس	مادہ سکیل گول ہوتی ہے جسم موی اور چھلکا سے ڈھکا ہوتا ہے جبکہ نر سکیل مادہ کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے	بچے پتوں پر بیٹھ کر رس چوستے ہیں اور وہیں پر اپنے گرد ایک موی خول بنا کر بالغ ہونے تک یہاں بیٹھ کر رس چوستے رہتے ہیں	حملہ ہونے کی صورت میں آم کے تیلہ کے طریقہ انسداد میں دی گئی زہروں میں سے کسی سرایت پذیر زہر کا سپرے سفارش کردہ مقدار میں کریں۔

نام کیڑا	شناخت	نوعیت نقصان/پہچان اور حملہ کا وقت	طریقہ انسداد
پھل کی مکھی	عام طور پر دو قسم کی مکھیاں حملہ آور ہوتی ہیں دونوں قسم کی مکھیوں کا رنگ سرخی مائل بھورا ہوتا ہے ایک قسم کی مکھی کی گردن پر لمبے رخ زرد رنگ کی دو لکیریں ہوتی ہیں جبکہ دوسری قسم پر یہ لکیریں نہیں پائی جاتیں	مادہ مکھی سوئی نما آلہ چبھو کر چاول کے دانوں جیسے باریک انڈے پھل کے اندر دیتی ہے۔ پھر یہ انڈے سنڈیوں میں تبدیل ہو کر اندر ہی اندر گودا کھا کر نشو و نما پاتی ہیں جس سے پھل گل سڑ جاتا ہے۔ اگر پھل کاٹ کر دیکھا جائے تو بہت سی سفید رنگ کی سنڈیاں نظر آتی ہیں	ڈیٹریکس 100 تا 150 گرام 100 لیٹر پانی میں جی ایف-120 125 ملی لیٹر 100 لیٹر پانی میں سے کوئی ایک زہر ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔ نباتاتی طریقہ: فیرومون ٹریپ 6 عدد فی ایکڑ کے حساب سے باغات میں لٹکائیں اور ماہرین کے مشورہ سے پروٹین ہائیڈرولائیٹ اور کسی زہر کو ملا کر پیسٹ بنائیں اس سے مادہ مکھیاں تلف ہو جاتی ہیں





آم کی بیماریاں اوران کا انسداد

مقداراور طریقہ استعمال	وقتِ استعمال	پہچان/حملہ کی نوعیت	بیماری
نسٹاریا ٹوپاس یا کیمولس یا سیسیتھین میں سے کوئی ایک زہر سپرے کریں یا بورڈو مکسچر کا استعمال ہدایات کے مطابق کریں۔	پھول نکلنے سے پہلے اور بعد میں بیماری کی علامات ظاہر ہوتے ہی سپرے کریں۔ یہ علامات عام طور پر فروری مارچ میں پتوں اور پھولوں پر ظاہر ہوتی ہیں	پتوں، شگوفوں اور بور پر سفید خاکستری رنگ کے دھبے۔ یہ دھبے بکھرے ہوئے اور بے ڈھنگے ہوتے ہیں۔ شدید حملے کی صورت میں ساری سطح پوڈر سے بھر جاتی ہے	آم کی سفید پھپھوندی (Powdery Mildew)
ایضاً	ایضاً	شگوفوں اور بُور پر جھلساؤ	بلاسم بلائیٹ (Blossom Blight)
ڈائی تھین ایم 45 یا کاپر آکسی کلورائیڈ یا انٹرا کال یا کاپر ہائیڈرو آکسائیڈ 250 سے 300 گرام فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔	سال میں دو یا تین مرتبہ سپرے کریں۔ 1. فروری کے پہلے ہفتے 2. ستمبر میں شدید حملہ کی صورت میں 2 ہفتہ کے وقفے سے لگاتار دو سپرے کریں	شروع میں متاثرہ درختوں کے پتے کنارے سے خشک ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ بیماری چھوٹی شاخوں تک پھیل جاتی ہے اور درخت اوپر سے نیچے کی طرف سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں	آم کا سوکا (Anthracnose)
ہل چلانے اور گوڈی کے دوران پودوں کو زخمی ہونے سے بچائیں بہتر یہ ہے کہ پودوں کے نیچے گوڈی نہ کریں اور فصل کو دیمک سے محفوظ رکھیں	خشک سالی اور درجہ حرارت کے بڑھنے سے بڑھتی ہے	پتے اچانک مرجھا جاتے ہیں اور پودا فوراً سوکھ جاتا ہے چھال سے سیاہ بھورے رنگ کا پانی بہتا ہے یہ پودے کی خوراک کی نالیوں کو متاثر کرتی ہے	آم کا جلد مرجھاؤ (Sudden Death or Quick Decline)

مقدار اور طریقہ استعمال	وقتِ استعمال	پہچان/حملہ کی نوعیت	بیماری
اس بیماری سے بچنے کے لیے درج ذیل حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہیے۔ 1. ان باغوں میں جہاں بیماری کا حملہ زیادہ ہو تو بیمار چھوٹے درختوں کو زمین سے 3-4 فٹ اوپر کاٹ دیں۔ جبکہ بڑے درختوں کی بڑی ٹہنیاں کاٹ دیں۔ 2. بٹور سے متاثرہ پودوں کی شاخوں کو 12 سے 18 انچ صحت مند شاخوں سمیت کاٹ کر جلا دیں یا زمین میں گہرا دبا دیں 3. نرسری اگانے کے لیے تندرست پودوں کی گٹھلیاں استعمال کریں اور اس کے بعد پیوند کاری کے لیے بھی تندرست درختوں سے شاخیں حاصل کریں	بٹور ظاہر ہونے پر	اس بیماری کی وجہ سے آم کے پھول گچھوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور پھل نہیں بنتا۔ اس کے علاوہ نباتاتی بٹور عموماً چھوٹے پودوں پر نمودار ہوتا ہے	آم کا بٹور (Mango Malformation)

پھل کی برداشت

پھل کو مناسب طریقہ اور وقت پر برداشت کر کے اگر اچھے انداز میں پیش کیا جائے تو زیادہ منافع حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پھل کو بغیر نقصان کے توڑنا ایک محنت طلب کام ہے اس لیے پھل توڑنے والے حضرات کا تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔ پھل نہ تو کچا توڑنا ٹھیک ہے اور نہ ہی پکے ہوئے پھل کو زیادہ دیر تک درخت پر رہنے دینا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا



رکھا جائے کہ ڈنڈی کو پھل کی سطح کے قریب سے قینچی سے کاٹا جائے اور اگر پھل اونچائی پر ہو تو سیڑھی کا استعمال کیا جائے۔ پھل توڑنے کے بعد اس کو کپڑے کی تھیلیوں میں ڈال کر نیچے لایا جائے اور حسبِ ضرورت پیٹیوں میں پیک کیا جائے۔



پیداوار

ہمارے ہاں آم کی فی ایکڑ پیداوار تقریباً 105 من ہے۔ اگر باغ کی مناسب دیکھ بھال مختلف کاشتی عوامل (مثلاً آبپاشی، گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی وغیرہ) پر بروقت عمل، مناسب تحفظ نباتات اور پودوں کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جائے تو فی ایکڑ پیداوار میں $2\frac{1}{2}$ سے 3 گنا تک اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ درختوں کی بے قاعدہ ثمر آوری کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔



فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ

مارکیٹنگ گروپ: لاہور ٹریڈ سنٹر، شارع ایوانِ تجارت، لاہور۔فون: 042-36369137-40

E-mail: ts_lhr@ffc.com.pk Webside: www.ffc.com.pk

ریجنل دفاتر:

لاہور	لاہور ٹریڈ سنٹر، 11 شارع ایوانِ تجارت، لاہور۔فون: 042-36282551
فیصل آباد	351، امین ٹاؤن کشمیر روڈ، فیصل آباد۔فون: 6-041-8753935
پشاور	9-بی، رفیق لین، پشاور کینٹ۔فون: 091-5271061
سرگودھا	ہاؤس نمبر 1، بلال پارک مراد آباد کالونی عقب باجوہ سٹی سینٹر، یونیورسٹی روڈ، سرگودھا۔فون: 048-32100583
ساہیوال	77-بی، فرید ٹاؤن، کنال کالونی، ساہیوال۔فون: 040-4227142
ملتان	علی مسکن، ڈسٹرکٹ جیل روڈ، ملتان۔فون: 061-4510170
بہاولپور	ہاؤس نمبر 39-اے، ٹیپو شہید روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور۔فون: 062-2881717
وہاڑی	ہاؤس نمبر 125 ایس بلاک شرقی کالونی، وہاڑی۔فون: 067-3361559
ڈی.جی خان	3-سی، خیابان سرور، ملتان روڈ، ڈی.جی خان۔فون: 064-2462294
رحیم یار خان	37-اے، علی بلاک، عباسیہ ٹاؤن رحیم یار خان۔فون: 068-5900741
حیدر آباد	بنگلہ نمبر 208، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی فیز 2، حیدر آباد۔فون: 022-2108032
نواب شاہ	6-ایکس، نواب شاہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، نواب شاہ۔فون: 0244-361117
سکھر	64-اے، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، ایئرپورٹ روڈ، سکھر۔فون: 071-5632288
کوئٹہ	ہاؤس نمبر 2، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن نمبر 2، خوجک سٹریٹ، زرغون روڈ، کوئٹہ۔فون: 081-2827514

فارم ایڈوائزری سنٹرز:

منڈی بہاؤالدین	بالمقابل ایف ایف سی گودام، پھالیہ روڈ، منڈی بہاؤالدین۔فون: 0546-500395
شاہکوٹ	نزد ابراہیم ٹیکسٹائل ملز، فیصل آباد روڈ، شاہکوٹ۔فون: 041-4689640
بہاولپور	نزد الرحمٰن آئل ملز، بالمقابل گلستان ٹیکسٹائل ملز مزکے ایل پی روڈ، بہاولپور۔فون: 062-2870049
مظفر گڑھ	3 کلومیٹر، جھنگ روڈ، مظفر گڑھ۔فون: 066-2423184
سکھر	بالمقابل موٹروے پولیس سٹیشن نیشنل ہائی وے کرم آباد، ضلع خیر پور۔فون: 0243-771411




FFC
سونا
یوریا 46
FFC
سونا
یوریا گرینولر
FFC
ڈی اے پی
18 - 46 - 0
FFC
ایس او پی
سلفیٹ آف پوٹاش
FFC
ایم او پی